نمبر ۲۴ | مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ حضور ان دنوں باوجود ناسازئ طبع مسلمانان کشمیر کی دادرسی کے لئے دن رات نہایت اہم امور کی سرانجام دہی میں مصروف ہیں۔ بہت سے معززین حضور سے ہدایات حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے رہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد احمدیہ لنڈن کی مرمت کے لئے احمدی مستورات کے نام چندہ کی اپیل رقم فرمائی ہے جو عنقریب شائع ہو جائے گی۔ احمدی خواتین اس پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہیں۔

۲۳ اگست ایک عیسائی خاندان نے جو میاں بیوی اور ایک بچے پر مشتمل ہے۔ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ خدا تعالےٰ استقامت بخشے۔

ریاست کشمیر کی مسلمانوں کے خلاف ایک خطرناک چال

مسلمانوں کو دھوکہ دے کر انگوٹھے لگوائے جارہے ہیں

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ جاہل اور ان پڑھ مسلمانوں کے انگوٹھے لگوا رہی ہے۔ مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کیا تم مہاراجہ صاحب کے وفادار ہو۔ ہر ایک یہی کہیگا۔ کہ وفادار ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے نمائندے بار بار اس کا اعلان کر چکے ہیں۔ پھر انہیں کہا جاتا ہے سیلاب کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے۔ اس میں مدد دی جائے گی۔ آپ لوگ انگوٹھے لگا دیں اس طرح ان سے ایسے کاغذات پر انگوٹھے لگائے جاتے ہیں جن پر حسب ذیل امور درج ہیں (۱) موجودہ ایجی ٹیشن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں (۲) مہاراجہ صاحب اور ان کے وزیر اعظم کے انصاف پر ہمیں پورا پورا بھروسہ ہے (۳) گذشتہ اوقات میں ہماری گزارشات پر پوری توجہ کرکے ہماری پرورش کی گئی۔ آئندہ کے متعلق بھی ہمیں پوری امید ہے۔ کہ ہمارے جائز مطالبات پر غور ہوگا۔ (۴) موجودہ ایجیٹیٹروں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ریزولیوشنز مسلمانوں کی طرف سے مرتب کئے جاتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ دوسرے ریزولیوشنز میں صرف مہاراجہ صاحب اور گورنمنٹ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ لیکن بعد میں گورنمنٹ کے الفاظ کاٹ کر وزیر اعظم لکھ دیا گیا یا سنا گیا ہے۔ یہ ریزولیوشنز ۳۰-۳۱-۳۲ ساون کو تمام علاقہ کی طرف سے ڈائرکٹر جنرل کو پہنچا دیئے گئے۔ غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ حکومت ہند کو یہ کاغذات دکھا کر کہا جائے۔ اب ریاست میں کوئی بے چینی نہیں ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ وزیر اعظم کے خلاف ۱۴ اگست کو جامع مسجد سرینگر میں عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس ہوتا ہے اور یہ ریزولیوشنز ۱۵-۱۶-۱۷ اگست ہر جگہ پاس ہو جاتے ہیں۔ کیا کبھی یہ ممکن ہے کہ دیہاتوں میں اتنی جلدی معلوم ہو جائے۔ کہ وزیر اعظم کے خلاف عدم اعتماد کا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے اس قسم کے مضمون پر بھی دستخط کرائے جاتے ہیں کہ موجودہ شورش باہر کے لوگوں نے پیدا کی ہے۔ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

یہ صریح دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس قسم کی چالبازیوں سے نہ تو مسلمان مطمئن ہو سکتے ہیں اور نہ حکومت ہند کو تسلی ہونی چاہیئے۔ مسلمانان سری نگر کو اس دھوکہ سے عام مسلمانوں کو اچھی طرح آگاہ کر دینا چاہیئے۔ اور اس کے خلاف پرزور آواز اٹھانی چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

تبلیغی وفود

جماعت احمدیہ بھوماں کا پہلا وفد مضافات میں تبلیغ کے لئے گیا جس نے کئی دیہات کا دورہ کیا۔ اور ایک شخص سلسلہ میں داخلہ ہوا۔ اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ تقسیم کیا گیا جو بہت موثر ثابت ہوا۔ خاکسار محمد عبدالحق۔ احمدی بھوماں :-

ضلع ملتان کی انجمنوں کو اطلاع

ضلع ملتان کے لئے جناب شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ناظم تبلیغ مقرر ہوئے ہیں۔ اس ضلع کے تمام احمدی احباب بہت جلد اپنی اپنی تحصیل میں ایک انسپکٹر تبلیغ مقرر کرکے انہیں اطلاع دیں۔ تاکہ دورہ کا پروگرام تجویز کرکے تبلیغی کام شروع کیا جائے :-

۲- ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مظفر گڑھ اور ریاست بہاولپور کے احمدی احباب بھی جلد اپنے اپنے ہاں ناظم و انسپکٹر تبلیغ ضلع و تحصیل وار مقرر کرکے مجھے ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ میں ان کے ساتھ خط و کتابت کرسکوں خاکسار ظفر محمد خان مبلغ معرفت شیخ فضل الرحمن صاحب اختر۔ ملتان چھاؤنی :-

بجلی کالج کے متعلق استفسار

آج کل بجلی کا کام سکھانے کے بہت سے کالجوں کے اشتہار نکل رہے ہیں۔ ناظرین الفضل میں سے کوئی صاحب کسی عمدہ اور قابل اعتماد کالج کا پتہ بتائیں۔ خاکسار ملک رسول بخش سب اوورسیر

۵- مجھے پورے دو سال کی کوشش کے بعد ۶ ماہ کے لئے عارضی ملازمت ملی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مستقل روزگار عطا کرے۔ خاکسار نذیر محمد از پشاور ۶- پنجاب کے شمالی اضلاع میں سے پانچ احمدی دوست برائے شمولیت سب انسپکٹر ٹریننگ کلاس محکمہ انجمنہائے امداد باہمی بمقام چوا سیدن شاہ ضلع جہلم کورس میں شامل ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل از راولپنڈی۔ ۷- پروفیسر مولوی عبداللطیف صاحب امیر جماعت احمدیہ آج کل سخت بیمار ہیں۔ اور بلغم کے ساتھ خون آتا ہے۔ ناتوانی بڑھ گئی ہے۔ احباب درد دل سے آپکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ کا وجود سلسلہ کے لئے مبارک ہے۔ خاکسار محمد اسحاق علی خان چٹاگانگ

اعلان نکاح

۱- میری لڑکی نورجہاں بیگم کا نکاح بابو سید احمد ولد سید فرزند حسین صاحب مرحوم احمدی۔ کے ساتھ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ یو۔پی نے بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ بتاریخ ۹ ر اگست ۱۹۳۱ء پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار صوبہ دار ولی محمد خان احمدی۔ الہ آباد :-

۲- عزیزم ظفر محمد صاحب مولوی فاضل قادیان کا نکاح بعوض حق مہر پانچسو روپیہ رشیدہ بیگم بنت صوبیدار ظفر حسن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی کے ساتھ میں نے ۱۷- جولائی ۱۹۳۱ء بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ خاکسار محمد سرور

ولادت

۱- اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز اور دین و دنیا کی سعادت عطا کرے۔ خاکسار فضل کریم خاں بی۔اے۔ فیض اللہ چک

۲- ۲۲۔۲۳ اگست کی درمیانی شب میرے بھائی حبیب الرحمن صاحب بی۔اے کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے۔ اور سعادت دارین عطا فرمائے۔ خاکسار فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ افریقہ۔

۳- ۱۳ اگست میرے ہاں اکٹھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تولد ہوئی۔ احباب ان کے لئے درازی عمر اور سعادت دارین کی دعا کریں :-
خاکسار مولا بخش چک ۳۵ سرگودھا :-

دعائے مغفرت

(۱) ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست میاں نور محمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد عبدالمجید سیکرٹری تبلیغ ...

حکّام کشمیر سے خطاب

کروگے بند خطبہ اور روکوگے اذاں کب تک
نہیں چلنے کی دریا میں کبھی یہ ناؤ کاغذ کی
نہیں دینے کے باطل سے پرستارانِ حق ہرگز
محمد مصطفےؐ کے نام لیواؤں پہ اے خالق
مدد کر یاالٰہی اپنے تو مظلوم بندوں کی
رہیں گے سن کے ہم خاموش منہ سے کچھ نہ بولینگے
"زمیندار" اور "اختر" کی مسلمانی پہ نوحہ خواں
بہار آئے وہی پہلی سی پھر باغ محمدؐ میں

نہتوں پر چلیں گی ظالمو یہ گولیاں کب تک
رہوگے ڈوگرو! کشمیر میں تم حکمراں کب تک
کروگے ظالمو اب تم ہمارا امتحاں کب تک
جفا و جور کی چلتی رہیں گی آندھیاں کب تک
ستم توڑا کرے گا ان پہ ظالم آسماں کب تک
"پرتاپ" و "ملاپ" اب دیکھیں دینگے گالیاں کب تک
رہیں "الفضل" و "سیاست" "انقلاب" و "الاماں" کب تک
رہے گی گلشن اسلام میں یارب خزاں کب تک"

حافظ سلیم

درخواستہائے دعا

۱- احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم میری ہر مشکل کو دور فرمائے۔ اولاد نرینہ عطا کرے۔ اور اس گاؤں میں میرے ذریعہ احمدیت کا بیج بو دے۔ خاکسار ماسٹر محمد اسماعیل احمدی مدرس تبی کوٹ پیراں ضلع شیخوپورہ

۲- میرا بھانجہ عزیز عبدالکریم احمدی جو آج کل جیل جھنگ میں قید ہے۔ بہت مشکلات میں ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے۔ خاکسار صدر دین احمدی از حویلی بہادر شاہ :-

۳- میری لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار حامد حسین خان۔ میرٹھ

۴- خاکسار کے بھائی پر ایک فوجداری مقدمہ ہے جس کا اسی ماہ فیصلہ ہونے والا ہے۔ احباب اس کی رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فیض اللہ شید استاد ان لنڈ ضلع ڈیرہ غازیخان

۸- میرے دونوں لڑکے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام احمد خالق ڈسپنسر گوگیرہ

۹- بابو غلام محمد صاحب گڈس کلرک اور خاکسار کے ہاتھ پر بوجہ چوٹ کے سخت تکلیف ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے خاکسار محمد بشیر انبالہ ۱۰- خاکسار کی بھانجی کے بطن سے مردہ بچہ تولد ہوکر حالت نازک ہوگئی ہے۔ احباب اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عاجز سید مبشر الدین احمد سونگھڑہ۔ کٹک ۱۱- مولوی عبداللہ صاحب حاجی سخت بیمار ہیں۔ اور احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار عبدالکریم ترگڑی ۱۲- ۷۔۸ ستمبر ۱۹۳۱ء کو الیکشن ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع ہوشیارپور ہوگا۔ چوہدری محمد سلیمان صاحب امیدوار ہیں۔ احباب ان کے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالسلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

۲- میرا بھائی شیخ فیض محمد ۱۴ ر اگست فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد علی۔ راولپنڈی :-

۳- میرا لڑکا ۲۰ ر اگست ۱۹۳۱ء کو انتقال کرگیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ لاہور :-

۴- میری بیوی مساۃ بھاگ بھری موصیہ بچہ پیدا ہونے کے چند روز بعد فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احمدی احباب کی خدمت میں التجا ہے۔ کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ میں اپنے تمام ان بھائیوں کا مشکور ہونگا۔ مستری دین محمد از قادیان :-

تلاش عزیز

میرا لڑکا بشیر احمد عمر سترہ سال کسی فتور دماغی کی وجہ سے بھوپورہ ضلع سہارنپور کا رہنے والا گم ہوگیا ہے۔ کسی بھائی کو ملے تو مجھے اطلاع دیں۔ یا کسی ذریعہ سے پہنچا دیں۔ اور احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو اس غم سے نجات بخشے۔ خاکسار رحمت علی احمدی موضع بھوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۵ر اگست ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

سرینگر کے بعد جموں میں حکامِ ریاست کا تشدد

۱۳ر جولائی اور اس کے بعد سے مسلمانانِ سرینگر کو جس تشدد اور آلام کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کی وجہ سے ابھی تک صرف سرینگر ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ بلکہ تمام ہندوستان میں بے حد اضطراب اور بے چینی پھیل چکی ہے۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کے مسلمان اپنے کشمیر کے بے کس اور بے بس بھائیوں کے مصائب کے متعلق آئینی طور پر صدائے احتجاج بلند کر کے حکومت کشمیر سے انصاف اور عدل کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

مسلمانانِ جموں پر تشدد

لیکن نہایت ہی افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کشمیر اس وقت تک نہ صرف مسلمانانِ کشمیر کے مبنی بر انصاف مطالبات کی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔ اور نہ ان مظالم کی روک تھام کے متعلق اس نے کوئی کارروائی کی ہے۔ جو بے گناہ مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہیں۔ بلکہ اپنے غلط کار مشیروں کے مشورہ پر کاربند ہو کر جموں میں بھی اس نے جبر و تشدد پر کمر باندھ لی ہے۔ اور ۱۴ر اگست کے کشمیر ڈے سے لے کر اس وقت تک بڑے زور سے اس کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا اس کے سوا اور کوئی قصور نہیں۔ کہ انہوں نے ۱۴ر اگست ایک مسجد میں جمع ہو کر اپنے مصائب اور مشکلات کا آئینی طور پر اظہار کرنے اور حکومت کو اپنی حالتِ زار کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کرنی چاہی۔

مسجد کا محاصرہ

مسلمانوں کا کسی اور مقام کو چھوڑ کر مسجد میں جمع ہونا جسے وہ خانۂ خدا سمجھتے ہیں۔ اس بات کا کافی سے بڑھ کر ثبوت ہے کہ وہ ہر طرح پُر امن تھے۔ کیونکہ مسجد کی تقدیس بہر حال ان کے نزدیک مسلم تھی۔ اور وہ حکام کے متعلق بھی یہی امید رکھتے تھے۔ کہ اگر ریاست کے وسیع علاقہ میں انہیں کسی اور جگہ امن نہیں مل سکتا۔ تو مسجد کی محدود چار دیواری میں وہ تشدد اور جبر سے محفوظ رہ سکیں گے لیکن افسوس ان کی یہ توقع بھی پوری نہ ہوئی۔ اور حکام نے فوج اور پولیس کے ذریعہ مسجد کا محاصرہ کر کے انہیں مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ اور اس قدر جنگی سامان مسجد کے ارد گرد جمع کر دیا۔ کہ گویا یہ نہایت مضبوط اور جنگی ساز و سامان سے بھرا ہوا قلعہ ہے۔ جسے سر کئے بغیر حکومت کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ حالانکہ اس میں سوائے چند سو نہتے اور بالکل بے سر و سامان مسلمانوں کے اور کچھ نہ تھا۔ اور وہ عظیم الشان ہجوم جسے ریاستی فوج اور پولیس نے مسجد میں داخل ہونے سے روک رکھا تھا۔ اس میں بھی کسی کے پاس معمولی سے معمولی چھڑی تک نہ تھی۔

نہایت اشتعال انگیز حرکت

خانۂ خدا کی یہ تحقیر اور مسلمانوں کی اس طرح تذلیل نہایت ہی اشتعال انگیز اور ناقابل برداشت حرکت تھی۔ جو حکام نے محض اس لئے کی۔ کہ مسلمان سر رشتہ صبر و قرار ہاتھ سے چھوڑ دیں۔ اور پھر انہیں گولیوں کی بوچھاڑ سے اپنے حوصلے نکالنے اور جی ٹھنڈا کرنے کا موقعہ مل جائے۔

ریاستی فوج کی بربریت

لیکن جب مسلمانوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ہدایت کے ماتحت یہ سب کچھ پُر امن رہ کر برداشت کیا۔ اور خلاف امن کوئی معمولی سے معمولی حرکت بھی ان سے سرزد نہ ہوئی۔ تو ریاستی فوج اور پولیس کے سورمے آپے سے باہر ہو گئے۔ اور جب مسلمان مسجد کے پاس سے واپس جانے لگے۔ تو انہوں نے بلا وجہ اور بغیر کسی قصور کے انہیں بے تحاشا مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ سری نگر میں تو مسلمانوں کے پُر امن ہجوم پر یہ الزام لگا کر کہ وہ پتھروں۔ لاٹھیوں اور دیگر اسلحہ کے ساتھ جیلخانہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اسے گولیوں کی بوچھاڑ کا مستحق قرار دینے کی کوشش کی گئی تھی۔ لیکن جموں میں چونکہ مسلمان کسی سرکاری عمارت کے پاس جمع ہونے کے بجائے مسجد کے پاس جمع ہوئے تھے۔ اور ان پر پتھروں اور لاٹھیوں کے استعمال کرنے کا بھی الزام نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ اس لئے انہیں کھلم کھلا تو گولیوں کا نشانہ نہ بنایا گیا۔ ہاں بجائے اس کے جموں کے رسالہ والوں نے وحشی درندوں کی طرح نیزوں اور سنگینوں سے چیرنا پھاڑنا شروع کر دیا۔ اور اسے اس انتہا کو پہنچا دیا گیا۔ کہ جلوس اور اس کے دوسرے دن تک شاید ہی کوئی معزز مسلمان فوج والوں کی دراز دستیوں سے محفوظ رہا ہو۔ بھالا نیزہ۔ بندوق کا کندہ اور لاٹھی سے سینکڑوں مسلمان شدید طور پر مجروح کر دیئے گئے۔

زخمیوں کی تعداد

اس وقت تک جن مجروحین نے اپنے نام اور زخموں کے نشانات کی اطلاع دی ہے۔ ان کی تعداد ساٹھ سے متجاوز کر چکی ہے ان میں سے کئی ایک بندوق کے کندھوں سے زخمی ہوئے۔ کئی ایک نیزوں کی انیوں سے مجروح ہوئے۔ کئی ایک لاٹھیوں کا شکار ہوئے۔ کئی ایک گھوڑوں کے پاؤں سے کچلے گئے۔ ۱۳ر آدمیوں کے جسم سے چھرے کی گولیاں نکلیں۔

ملٹری کے انچارج کی سنگدلی

ہمیں نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ سب کچھ میجر محمدؐ خان کی سرکردگی اور سٹی مجسٹریٹ نیاز احمد کی موجودگی میں ہوا۔ اور نہتے لوگوں پر رسالہ کے سواروں کی نیزہ بازی اور فوج کے سپاہیوں کی سنگین زنی رحم کے معمولی جذبات بھی ان کے دلوں میں پیدا نہ کر سکی۔

یہ نہایت ظالمانہ سلوک ان لوگوں سے کیا گیا۔ جن پر امن شکنی کا کوئی معمولی سے معمولی الزام بھی ریاست نہیں لگا سکی۔ جو بالکل نہتے اور پُر امن تھے۔ اور باوجود سخت اشتعال دلانے اور نہایت بے رحمی سے زخمی کئے جانے کے پُر امن رہے۔

ریاست کا مغالطہ آمیز اعلان

اس بارے میں ریاست کے وزیر اعظم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تار کے جواب میں جو اعلان کیا۔ اس میں لکھا ہے کہ ۱۴ر اگست کا تمام دن امن سے گزر گیا۔ سوائے اس کے کہ ایک چھوٹا سا جلوس کم از کم طاقت استعمال کر کے منتشر کر دیا گیا۔ جموں کے ۱۴ر اگست کے ان واقعات کو پیش نظر رکھنے کے علاوہ جو فی الواقعہ ظہور پذیر ہوئے۔ اور جو ناقابل انکار شہادتوں سے ثابت ہیں۔ اگر ہندو اخبارات کے بیانات کو ہی لے لیا جائے جنہوں نے لکھا۔ کہ ۱۴ر اگست مسلمانوں کا مجمع ہزاروں کی تعداد میں تھا۔ جلوس پر نیزوں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا۔ جلوس پے بہ پے حملوں کے باوجود منتشر نہ ہوا بیسیوں آدمی زخمی ہوئے۔ اور بعض کی حالت نازک بتائی گئی ہے تو بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ سرکاری اعلان نہایت ہی فریب کارانہ اور مغالطہ آمیز ہے۔

تشدد کے مناظر

اگر اس اعلان میں کچھ بھی صداقت ہے۔ اور یہ بات صحیح ہے۔ کہ ۱۴ر اگست مسلمانوں کے معمولی سے ہجوم کو کم از کم طاقت کے ذریعہ منتشر کیا گیا۔ اور اس پر کوئی ظلم نہیں ہوا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس موقعہ کے جو فوٹو لئے گئے۔ ان کی تمام فلمیں ضبط کر لی گئیں۔ اور فوٹو گرافر کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ کیا حکومت میں جرأت ہے۔ کہ وہ فوٹو شائع کر کے اس موقعہ کے مناظر دنیا کے سامنے پیش کر سکے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ خود حکومت بھی جانتی ہے۔ کہ کس وحشت اور

درندگی سے مسلمانوں کو نشانۂ ستم بنایا گیا ؛

اندھا دھند گرفتاریاں

اس حد تک ظلم و ستم کرنے کے بعد اب بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں کو بکثرت گرفتار کیا جارہا ہے۔ اس وقت تک پچاس کے قریب معزز مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور مزید گرفتاریوں کا خطرہ ہے۔ ان گرفتارانِ بلا مسلمانوں کو نہ تو قانونی امداد حاصل کرنے کا موقعہ دیا جارہا ہے۔ اور نہ زخمیوں اور مجروحوں کی مرہم پٹی کے لئے ڈاکٹری امداد حاصل ہونے دی جاتی ہے

قانونی اور ڈاکٹری امداد کی بندش

سرکاری علاقہ کے کسی قانون دان اور ڈاکٹر کو ریاست کے حدود میں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانان جموں کے دردناک حالات سے متاثر ہو کر جب دو ڈاکٹر زخمیوں کے علاج کے لئے روانہ کئے۔ تو انہیں وہاں گرفتار کر لیا گیا۔ اور بالآخر پولیس کے پہرہ میں ریاست کے حدود سے نکال دیا گیا ؛

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کو نہایت ہی شرمناک تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے وہاں اس بات کی بھی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ وہ کس مپرسی اور بے بسی کی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں۔ اور کوئی ان کی خبر تک نہ لے سکے۔ کیا ابھی [illegible] ہے کہ مسلمانان جموں و کشمیر اطمینان کا سانس لے سکیں۔ اور مسلمانان ہند میں ان کی حالتِ زار کی وجہ سے جو ہیجان برپا ہے۔ اس میں کمی ہو سکے ؛

تشدد سے باز آؤ

جبر و تشدد آج تک کسی حکومت کی استواری اور قیام کا باعث نہیں ہوا۔ پھر معلوم نہیں ریاست کشمیر کے خود فراموش حکام کیوں اس آزمودہ کو آزما رہے ہیں۔ اور کیوں اپنے لئے آپ گڑھا کھود رہے ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ ہر قسم کے تشدد اور جبر کو خیرباد کہکر انصاف اور عدل کی طرف توجہ کریں۔ مسلمانوں کو ان کے حقوق دیدیئے جائیں۔ ان کے مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ ورنہ اس میں جس قدر لیت و لعل کی جائے گی۔ اسی قدر مشکلات کو دعوت دی جائے گی ؛

ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر میں مسلمانوں کی حق تلفی

وہ لوگ جو مخلوط انتخاب کے حامی ہیں۔ اور ہندوؤں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مسلمانوں کو اس جال میں پھنسانا چاہتے ہیں انہیں امرتسر ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخاب کے نتیجہ کو دیکھ لینا چاہیئے ضلع امرتسر میں ۴۷ فیصدی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ کے چالیس ممبروں میں سے اس دفعہ صرف دو مسلمان منتخب ہوئے۔ ۲۸ سکھ اور ۳ ہندو انتخاب میں کامیاب ہوئے ؛

جس صیغہ کے انتخاب میں مسلمانوں کی یہ حالت ہو۔ اس میں جو بھی سلوک ان کے ساتھ کیا جائے۔ وہ تعجب خیز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو اور سکھ بات بات میں مسلمانوں کی مخالفت کرتے اور کسی ادنےٰ سے ادنےٰ آسامی پر بھی کسی مسلمان کو نہیں دیکھنا چاہتے۔ ۳۱۔ جولائی کے اجلاس میں ایک سکھ کو سب اوورسیر اور ایک کو داروغہ گھاٹ دریائے راوی مقرر کرنے کے بعد جب ایک مسلمان بابو حفیظ اللہ کو بطور ہل کلرک محکمہ تعلیم مقرر کرنے کا سوال پیش ہوا۔ تو سکھ ممبروں نے اس کی بے حد مخالفت کی۔ حالانکہ چیئرمین جلسہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے بتا دیا تھا۔ کہ جن امیدواروں میں سے بابو حفیظ اللہ کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان سب میں سے وہ زیادہ قابل اور موزوں ہے۔ بلحاظ تعلیم کے سینیر ہے۔ زراعت پیشہ ہے۔ اور ضلع امرتسر کا باشندہ ہے ؛

وائس چیئرمین سردار گمبیر سنگھ کے یہ کہنے پر کہ اس آسامی کو پُر ہو جانے دو۔ اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ ہمیں دوسروں کو کیا دینا چاہیئے۔ مسلمان کلرک کا تقرر تو منظور کر لیا گیا۔ لیکن ایک سکھ نے یہ ریزولیوشن پیش کر دیا۔ کہ چیئرمین کو جس ریزولیوشن کے مطابق ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ملازموں کی تقرری کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ اگرچہ کسی مصلحت کی وجہ سے یہ تجویز واپس لے لی گئی۔ لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ میں مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ یہی حال دوسرے مقامات پر بھی ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا انسداد اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہر انتخابی ادارہ میں جداگانہ انتخاب نہ ہو۔ مسلمانانِ ضلع امرتسر کو اس بارے میں پوری کوشش اور سعی سے کام لینا چاہیئے ؛

سکھوں کے نزدیک حکومت کشمیر کی قابل مذمت پالیسی

شرومنی اکالی دل نے ریاست کشمیر کی حمایت میں جتھے بھیجنے کا اعلان کر کے جس عاقبت نااندیشی اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سکھوں میں ایسے حق پسند اور مظلوموں سے ہمدردی رکھنے والے لوگ نہیں۔ جو مسلمانان کشمیر پر ریاست کے مظالم کو نفرت وحقارت کی نظر سے نہ دیکھتے ہوں۔ چنانچہ بابا کھڑک سنگھ صاحب جو سکھوں کے لئے بے مثال قربانیاں کر چکے اور نہایت عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا :-

شرومنی اکالی دل نے ریاست کشمیر کی حمایت میں جتھے بھیجنے کا جو اعلان کیا ہے۔ وہ بالکل نامناسب اور قبل از وقت ہے۔ ہم مسلمانوں کو خواہ مخواہ ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔ سکھ مظلوم کی حمایت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ وہ کبھی ظالم کا ساتھ نہیں دے سکتا ؛

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سکھوں میں ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جو مسلمانان کشمیر کی مظلومیت میں ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور ریاست کے بعض سکھوں کے رویہ کو بنظر ناپسندیدگی دیکھتے ہیں۔ اس کا مزید ثبوت سکھوں کے روزانہ اخبار سردار (۱۸ اگست) کے حسب ذیل الفاظ سے بھی ملتا ہے ؛

"سری نگر میں مسلمانوں کے پُرامن مجمع پر فوج کی آتش باری سے جو دردناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ ابھی ہندوستان میں اسی کا ماتم کیا جارہا تھا۔ کہ اب جموں میں اس تشدد کا اعادہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مہاراجہ کشمیر کو ہمیشہ یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ تشدد سے رعایا کو رام نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے نرمی اور مصالحت کی ضرورت ہے۔ اگر تشدد کیا گیا۔ تو تمام ریاست عرصہ رزم بن جائے گی"؛

لاہور میں ہندو مسلم فساد کا خطرہ

اگرچہ مسلمانانِ کشمیر کی صدائے احتجاج ان ناانصافیوں۔ اور ستم رانیوں کے خلاف ہے۔ جو ایک عرصہ سے حکومتِ کشمیر نے ان کے خلاف روا رکھی ہوئی ہیں۔ اور جو اب انتہا سے گزر چکی ہیں پھر بھی مسلمانوں نے نہایت احتیاط سے ہندوؤں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا۔ اور ہر طرح کوشش کی۔ کہ ان کی کسی جدوجہد کو ہندو مسلم سوال کا رنگ نہ دیا جائے۔ بلکہ محض حکومت سے اپنے حقوق کے مطالبات تک محدود سمجھی جائے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پہلے پہل خود حکومتِ کشمیر اور وہاں کے ہندوؤں نے اور پھر سرکاری علاقہ کے ہندوؤں نے مسلمانوں کی مظلومی اور بے بسی کو ہندو مسلم سوال پیدا کر کے اس کے نیچے چھپا دینا چاہا۔ اور اب حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ایک طرف تو ریاست کے تمام ہندو مسلمانوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ اور انہیں ہر طرح نقصان پہونچا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف پنجاب کے شورش پسند ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف یہ کہکر کہ مسلمان کشمیر میں اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے انہوں نے بڑی زبردست سازش کر رکھی ہے۔ ایسا زہر پھیلا دیا ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر ہو رہے ہیں۔ اور اس شرارت کے مرکز لاہور میں ہندو مسلم فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اگرچہ حکام انسدادی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ اور مسلمان بھی ہر ممکن احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن ہندو جھوٹی افواہیں پھیلا کر فساد کھڑا کرنے کی شرمناک کوششوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ بالفاظ "ملاپ" ۲۲ اگست یہ گپ اڑا دی گئی۔ کہ "بھاٹی دروازہ کے باہر دو ہندوؤں کی لاشیں پڑی ہیں" خود ملاپ کا بیان ہے کہ "جب اس کے متعلق تحقیقات کی۔ تو پتہ لگا۔ کہ کوری گپ ہے"۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو فساد کے لئے کس قدر تلے ہوئے ہیں مسلمانوں کو جہاں ہر حالت میں پُرامن رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے وہاں اپنی حفاظت سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے ؛

احمدیت کے متعلق مضمون

صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے زبردست دلائل

تمام نبی ایک رنگ میں رنگین ہوتے ہیں

یہ ایک موٹی بات ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی چیز کسی کے سامنے پیش کی جائے۔ جو نہ کبھی اس نے دیکھی ہو۔ اور نہ اس کے متعلق کچھ سنا ہو۔ تو فی الواقعہ ایسی انوکھی چیز کے سمجھنے میں دقت پیش آسکتی ہے مگر جس چیز کے متعلق کسی کا دعویٰ ہو۔ کہ وہ اس سے پورے طور پر واقف ہے۔ اس کے سامنے جب اس کی مثل کوئی چیز پیش کی جائے۔ تو ضرور اس کو وہ شناخت کر لینی چاہیئے۔ ورنہ اس کا یہ دعویٰ کہ میں اس چیز سے واقف ہوں۔ غلط ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی اصل کے رو سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپکے مکذبین کے سامنے پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ قل ما کنت بدعا من الرسل۔ یعنے اے محمدؐ۔ تو اپنے مخالفین یہود ونصاریٰ وغیرہ سے کہدے۔ کہ تم تو انبیاء سابقین کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہو۔ اور میں کوئی نیا اور انوکھا نبی بنکر نہیں آیا۔ تمہیں فوراً مجھے پہچان لینا چاہیئے تھا۔ ورنہ تم پہلے نبیوں کے ماننے کے دعوے میں سچے نہیں۔ کیونکہ لا نفرق بین احد من رسلہ ٥ کے ماتحت تمام انبیاء ایک ہی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں ؛

اس وقت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نہ ماننے والے اور پہلے انبیاء کی نبوت کے قائل اصحاب کے سامنے یہی اصل پیش کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی کوئی نئے اور انوکھے مامور نہیں ہوئے۔ ان کو بھی پہلے انبیاء کے معیاروں پر ہی شناخت کرلو۔ ورنہ تم اپنے اس دعویٰ میں کس طرح سچے ثابت ہو سکتے ہو کہ تم پہلے انبیاء کی نبوت کے قائل ہو۔ میں اس وقت دو ایسے زبردست دلائل کیطرف ایسے لوگوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جو خود ان کے نزدیک بھی مسلم اور نہایت زبردست ہیں۔ اور جن کے ذریعہ ہر نبی کی صداقت بالعموم اور ہمارے نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بالخصوص ثابت کرتے ہیں

پہلی دلیل

پہلی دلیل جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار کیا ہے۔ فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک یعنے اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو یقیناً سچا ہی ہے۔ اور اس کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں نے تیری تکذیب بڑے زور سے کی ہے۔ اور نہایت ہی نامعقول باتیں اعتراض کے طور پر پیش کی ہیں۔ یہ سنت قدیمہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی سچا نبی پیدا ہوا۔ تو اس کے زمانہ کے لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ جس طرح تجھے جھٹلایا گیا۔ اسی طرح تجھ سے پہلے نبیوں کو بھی جھٹلایا گیا۔ پھر فرمایا کلما جاء امۃ رسولھا کذبوہ جب بھی کسی امت کے پاس خدا کا رسول آیا۔ اس نے اسکی تکذیب کی۔ پس ان مخالفین کا تیری تکذیب کرنا تیری صداقت کا بین ثبوت ہے ؛

معلوم ہوا کہ کسی مدعی نبوت کے صادق یا کاذب ہونے کے لئے ایک زبردست معیار یہ ہے کہ۔ اگر تو مدعی نبوت اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے تو کبھی اس کی مخالفت کے لئے دنیا میں شور برپا نہ ہوگا۔ بلکہ عجل جسد لہ خوار کے مطابق خود ہی ہاں ہاں کر کے بیٹھ جائیگا۔ اس کی طرف قطعاً لوگوں کی توجہ نہ ہوگی۔ لیکن اگر مدعی نبوت اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ تو اس کی مخالفت کا شور مچ جائیگا۔ اسکی جان ومال و عزت کے ہزار رہا دشمن بن جائیں گے۔ اور ہر ایک کی یہی کوشش ہوگی۔ کہ اس مدعی کی آواز پر لبیک کہنے سے ہر ممکن و ناممکن ذرائع سے لوگوں کو روکے۔ چنانچہ آج تک جتنے سچے نبی دنیا میں ہوئے ہیں ہر ایک کی آواز کو دبانے کے لئے نہایت پرزور کوششیں کی گئیں۔ اگر کسی کو جلتی آگ میں ڈالا گیا۔ تو دوسرے کو ناحق صلیب پر کھینچا گیا اور اگر کسی کو اپنے محبوب وطن سے بے وطن کیا گیا۔ تو دوسرے کو بحر مواج میں دھکیل کر غرق کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ؛

اسی اصل کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا نے آپ کی مخالفت میں کس قدر زور لگایا۔ کتنے گندے سے گندے منصوبے کئے۔ کتنے اخبارات واشتہارات کے ذریعہ آپ کی صداقت پر پردہ ڈالنا چاہا۔ کتنے مضامین اور لیکچروں کے ذریعہ شور مچایا۔ کتنے جھوٹے مقدمات کر کے آپ کو پھنسانا چاہا۔ اور اتنا نہ سوچا۔ کہ فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک کے پاک فرمان کے مطابق اپنے ہاتھوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں ؛

کئی ایک اور بھی مدعی نبوت اس زمانہ میں کھڑے ہوئے۔ مگر کسی نے ان کی طرف ذرہ بھر توجہ نہ کی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت بھی آپ کی صداقت کا نشان ثابت ہوگئی ؛

دوسری دلیل

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جو بھی مکذب کسی نبی کا انکار کرتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی اعتراض کی آڑ ضرور لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق بھی ایک بے نظیر اصل پیش کیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ معترض جھوٹے ہیں۔ یا مدعی نبوت جھوٹا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ۲۴/۲۹ حم سجدہ۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں مبعوث ہو کر دعویٰ نبوت کیا۔ تو پہلے اصل کے ماتحت آپ کی بڑے زور سے مخالفت ہوئی۔ اور پھر مخالفت کے نتیجہ میں اعتراضات کرنے شروع کر دیئے گئے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے جہاں حضور سرور کائنات کو تسلی دیتے ہوئے یہ فرمایا۔ ان لوگوں کی تکذیب کی پرواہ مت کر۔ کیونکہ نبی کی تکذیب ضروری ہے۔ وہاں اس بات کا بھی ذکر فرمادیا۔ کہ بے شک ان مخالفین نے تیری تکذیب کرتے ہوئے۔ تجھ پر اعتراضات کئے ہیں۔ مگر یہ دیکھ لو۔ کہ مکذبین نے کس قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔ اگر تو ان کے وہی اعتراض ہیں۔ جو ہر زمانہ میں مخالفین اپنے زمانہ کے نبی پر کرتے ہیں۔ تو اس نبی کے سچے ہونے میں کوئی شبہ نہیں ؛

مذکورہ بالا حوالہ سے جو ایک نہایت ہی زبردست معیار صداقت ہے۔ واضح ہو گیا۔ کہ اگر مدعی نبوت کے منکرین پر وہی اعتراض کریں جو پہلے لوگ۔ اپنے زمانہ کے نبی پر کر چکے ہوں۔ تو یقیناً وہ مدعی نبوت سچے دعوے میں سچا ہوگا اب ہم اس شیح کو ہاتھ میں لے کر دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ کے مدعی نبوت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف کس قسم کے اعتراض کئے گئے ہیں۔

بعض اعتراضات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر تین بڑے بڑے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے۔ کہ ہم کس طرح ان کو مسیح موعود مان لیں۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۱۹ سو سال سے زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔ دوم یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ ہم ان کو کس طرح نبی و رسول تسلیم کر لیں۔ سوم مرزا صاحب میں نبیوں والی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ نہ کوئی معجزہ دکھایا۔ نہ کوئی پیشگوئی پوری ہوئی۔ نہ ان پر وحی نازل ہوئی۔ وغیرہ پس یہ تین بڑے بڑے اعتراض ہیں۔ جو اصولاً پیش کئے جاتے ہیں۔ باقی ان کی فروعات ہیں ؛

پہلے اعتراض کا جواب

اب جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعینہٖ یہی اعتراض پہلے ایک ایسے نبی پر بھی ہو چکا ہے۔ جسکی انتظار آج مسلمانوں کو ہلاک کر رہی ہے۔ اور ہمارے مخالفین خود اقرار کر رہے ہیں۔ کہ وہ اعتراض غلط اور بیہودہ تھا۔ یعنی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ تو یہود نامسعود نے آپ کا انکار کرتے ہوئے یہی اعتراض کیا۔ کہ ہم آپ کو کس طرح موعود نبی تسلیم کر لیں۔ جب کہ ہماری کتب میں اب تک لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ جب تک ایلیا نبی آسمان سے نہ آئیگا عیسیٰ نبی نہیں آسکتا۔ اور ایلیا نبی تاحال آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ اور وہ یوحنا جس کو آپ ایلیا قرار دیتے ہیں۔ وہ تو ہمارے سامنے دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ اس لئے ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ؛

آج اس زمانہ کے موعود کے سامنے وہی اعتراض پیش کیا جا رہا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ مانتے ہیں کہ یہود کا یہ اعتراض کہ ایلیا ہی آسمان سے آئے گا۔ یوحنا کو ہم ایلیا کا مثیل ہرگز نہیں مانتے

کسی طرح بھی صحیح اور درست نہ تھا۔ دراصل جس طرح ایلیا کے آسمان سے آنے کا عقیدہ غلط تھا۔ اسی طرح آج عیسیٰ کے آسمان سے آنے کا اعتراض بھی غلط ہے۔ اور جس طرح ایلیا کا مثیل یوحنا تھا۔ اسی طرح آج حضرت عیسیٰ کا مثیل آگیا۔

دوسرے اعتراض کا جواب

جس طرح پہلا اعتراض کوئی نیا اعتراض نہیں۔ اسی طرح دوسرا اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ بہت پرانا اعتراض ہے اور نہایت بیہودہ اعتراض ہے۔ قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد لوگوں نے کہہ دیا تھا۔ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد اللہ نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ ذرا غور کیجئے۔ کیا ان لوگوں کا عقیدہ اپنے اندر کوئی شائبہ صداقت رکھتا تھا۔ کیا فی الواقع حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ آیا۔ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے دروازہ کو بند کر دیا تھا۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد لوگوں کا یہ اعتراض غلط تھا۔ تو آج بھی جو لوگ یہ کہتے ہیں ان کا اعتقاد کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کا جواب

ممکن ہے مذکورۃ البیان پر کوئی یہ اعتراض پیش کرے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد لوگوں نے اپنی طرف سے یہ عقیدہ بنا لیا تھا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔ مگر یہ کہنا سراسر غلطی ہوگی۔ کیونکہ وہ لوگ بھی یہی کہتے تھے۔ لن یبعث اللہ کہ اب اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں فرمائیگا۔ اگر اس وقت اس قسم کا کوئی فقرہ ان کی شریعت میں موجود نہ ہوتا۔ تو وہ اس عقیدہ کو خدا کی طرف منسوب نہ کرتے۔ دوسرے یہ کہ قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ پہلے معترض جو اپنے اعتراض کے وجوہ پیش کریں۔ اگر وہی دوسرے نبی کے معترض وجوہ پیش کریں۔ تب معترض غلطی پر ہوں گے۔ بلکہ اصل معیار یہ ہے۔ کہ اعتراض ایک ہی ہو۔ اس کی وجوہ خواہ کوئی ہوں۔ پس جب ان لوگوں کا اعتراض غلط تھا تو اب بھی جو اسے دوہرائیگا۔ وہ غلطی کا مرتکب ہوگا۔

تیسرے اعتراض کا جواب

جس طرح پہلے دونو اعتراض کوئی نئے اعتراض نہیں۔ اسی طرح تیسرا اعتراض بھی کوئی نیا اعتراض نہیں۔ بلکہ یہ تو ایسا عام اعتراض ہے۔ کہ ہر نبی کے زمانہ میں کیا گیا۔ ہر نبی کو مکذبین نے کہا کہ تیرے اندر کوئی نبیوں والی بات نہیں پائی جاتی۔ تیری کوئی پیشگوئی سچی نہیں نکلی۔ تجھے کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔ اور یہ واضح بات ہے۔ کہ اگر منکرین انبیاء کی نظروں میں ان انبیاء میں نبیوں والی باتیں پائی جاتیں۔ یا ان کے معجزات والہامات کو وہ صحیح سمجھتے تو انکار کی کوئی وجہ نہ تھی۔ چنانچہ ہود علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے۔ لوگوں نے انہیں کہا تھا۔ قالوا یا ھود ما جئتنا ببینۃ کہ اے ہود تو کوئی معجزہ نہیں دکھاتا۔ پھر ہم اپنے عقائد چھوڑ کر تیری نبوت کو کس طرح تسلیم کر لیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ۔ کہ معترضین نے کہا۔ اگر یہ نبی سچا اور منجانب اللہ ہے۔ تو اس سے کیوں کوئی آیت نشان۔ کرامت یا معجزہ ظاہر نہیں ہوا۔ علیٰ ہذا القیاس سب انبیاء کو ان کے منکرین نے یہی کہا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

كلما القى فيها فوج سالهم خزنتها الم ياتكم نذير قالوا بلى قد جاءنا نذير فكذبنا وقلنا ما نزل الله من شيء الخ

یعنے جب مکذبین انبیاء کو جہنم میں ڈالا جائیگا۔ تو جہنم کا خازن ان سے سوال کریگا۔ کیا تمہارے پاس کوئی نبی نہ آیا تھا۔ وہ جواب دیں گے۔ بے شک آیا تو ضرور تھا۔ مگر ہم نے اس کی تکذیب کی تھی۔ اور اعتراض کیا تھا۔ کہ نہ تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی وحی نازل کی ہے۔ نہ کوئی نشان و معجزہ دیا ہے۔ کاش ہم ان مدعیان نبوت کے دعوے پر کان دھرتے

اور تو اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی یہی اعتراض کیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں فرمایا ہے۔ واذا جاءتهم آية قالوا لن نؤمن حتى نؤتى مثل ما اوتى رسل الله۔ یعنی باوجود نشانات دیکھنے کے پھر بھی لوگوں نے یہی کہا۔ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) چونکہ آپ میں نبیوں والی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ اس لئے ہم آپ کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اے مدعیان حب رسولؐ تم اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی خاطر ہی غور کرو۔ کہ جس نبی پاک کی نسبت ہمارا اور تمہارا یہ یقین ہے کہ آپ ایسے بلند مقام تک پہنچے ہوئے ہیں۔ جس تک پہنچنا تو درکنار اس کا علم بھی باقی انبیاء کو نہیں تھا۔ اور جس نور کا جلوہ حضور کو ہر روز حاصل ہوتا تھا۔ اسکی ایک جھلک بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا نبی برداشت نہ کر سکا۔ جس کے اندر تمام نبیوں کی خوبیاں ان کے معجزات وکرامات علم وعرفان تقویٰ وطہارت اللہ تعالیٰ نے جمع کر دی تھیں۔ اس بزرگ وبرتر نبی کے متعلق بھی کہا گیا۔ کہ ہم آپکو اسی لئے سچا نہیں سمجھتے کہ آپکے اندر نبیوں والی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

کیا مکذبین کا یہ خیال صحیح تھا۔ کیا حضور میں فی الواقع کوئی نبیوں والی بات نہ پائی جاتی تھی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے انبیاء کرام سے کہیں بڑھ کر معجزات وکرامات ونشانات نہ دیئے گئے تھے۔ پس اگر تمہاری نظر میں ان کا یہ اعتراض بیہودہ تھا۔ تو آج تم کیوں ما يقال لك الا ما قد قيل للرسل کے ماتحت اسے دوہراتے ہو۔ حالانکہ اس زمانہ کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں بلکہ لاکھوں نشانات ومعجزات دکھائے سورج اور چاند اس کی خاطر تاریک کئے گئے۔ زمین اس کی خاطر زیر وزبر کی گئی۔ زار روس اس کی پیشگوئی کے مطابق حالت زار کو پہنچا۔ بانجھ وعقیم عورتوں نے اس کی دعا کے طفیل بچے جنے۔ مردے اس کی دعاؤں سے زندہ کئے گئے۔ اور کئی دشمن اسلام اس کی صداقت ثابت کرتے ہوئے اپنے سینوں میں خنجر کھا کر ہلاک ہو گئے۔ وہ اکیلا اور تن تنہا تھا۔ مگر خدا نے اسے جاں نثاروں کی جماعت عطا کی۔ اور دنیا کے کناروں تک اس کا نام پہنچا دیا۔

اے بھائیو! اٹھو اور اس نور کے گرد جسے عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ پروانوں کی طرح جمع ہو جاؤ۔ تا دین ودنیا کی کامیابی حاصل کرو۔

خاکسار عبد الغفور مولوی فاضل

حیاتِ احمد علیہ السلام

مکرم ومحترم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے باوجود کئی قسم کے موانع اور مشکلات کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی جلد دوم کا پہلا نمبر حال میں شائع کیا ہے جس میں براہین احمدیہ کی تصنیف طبع اور اشاعت کے زمانہ کے نہایت ہی ایمان پرور واقعات درج کئے ہیں۔ براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ بے مثال تصنیف ہے جس نے ایک طرف تو مخالفین اسلام کو مبہوت اور ششدر کر دیا۔ اسلام کے خلاف ان کے ناطقے بند کر دیئے۔ اور دوسری طرف صداقت اور حقانیت اسلام کے اظہار میں وہ عظیم الشان خدمت سرانجام دی۔ جسے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تک نے تیرہ سو سال کے عرصہ میں بالکل بے نظیر قرار دیا۔ یہ بے بہا تصنیف جن حالات میں تیار ہوئی۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو صعوبتیں اٹھانی پڑیں۔ اور باوجود بے حد بے سروسامانی کے خدا تعالیٰ نے قدم قدم پر جو تائید ونصرت فرمائی۔ یہ حالات نہایت ہی ایمان افروز اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔ اور جناب عرفانی صاحب نے بڑی کوشش اور سعی سے انہیں مہیا کر کے نہایت دلآویز پیرایہ میں ترتیب دیا ہے۔

کتاب ۲۹×۲۲/۸ سائز کے ایک سو صفحات پر چھپی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ اور قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ احباب حسب ذیل پتہ سے منگا کر اسے ضرور مطالعہ کریں۔ ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ ضرور اس سے ایمانی اور روحانی لذت حاصل ہوگی

ملنے کا پتہ

منیجر "اخبار الحکم"

قادیان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر کشمیر ڈے کس طرح منایا گیا

سارے ہندوستان میں مسلمانان کشمیر کی حمایت میں پُرجوش جلوس اور عظیم الشان جلسے

اگرچہ الفضل کے گزشتہ دو پرچوں کا بہت بڑا حصہ ان اطلاعات کے لئے وقف کر دیا گیا جو ۱۴ اگست کے کشمیر ڈے کے متعلق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو موصول ہوئیں۔ اور اکثر اطلاعات نہایت اختصار کے ساتھ درج کی گئیں۔ تاہم وہ پرچے کافی نہ ہوئے۔ اور ابھی تک بکثرت اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ جو خلاصۃً درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

گلمرگ (کشمیر) میں کشمیر ڈے کا عظیم الشان جلسہ

ہر عقیدہ و خیال کے چھ ہزار سے زائد مسلمانوں کا ایک جلسہ ۱۴ اگست کو جامع مسجد گلمرگ میں منعقد ہوا۔ مسٹر جلال الدین صاحب صدر تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔

(۱) یہ کہ کشمیری مسلمان ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر کے وفادار ہیں۔ اور ان کی درازیٔ عمر اور کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(۲) علاقہ گلمرگ کے پُرامن مسلمان جو اس چھت کے نیچے جمع ہیں۔ انفرادی اور مجموعی طور پر اقرار کرتے ہیں۔ کہ جموں و کشمیر کے لیڈر ہمارے صحیح رہنما ہیں۔ اور ہمارے مطالبات اور شکایات کے متعلق حکومت کشمیر کے ساتھ وہ جو بھی سمجھوتہ کریں گے۔ ہمیں منظور ہوگا۔

(۳) ہم مہاراجہ صاحب بہادر سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تجویز کے مطابق وہ پانچ معزز مسلمانوں کے وفد کو اپنی خدمت میں باریابی کی اجازت دیں۔

(۴) کشمیر کے فسادات کے متعلق ایک آزاد تحقیقاتی کمیشن جس پر ہمیں کلی اعتماد ہو۔ مقرر کیا جائے۔

(۵) ملزمان کی وکالت کے لئے جن میں سے اکثر ہمارے خیال میں بے گناہ ہیں۔ بیرونی علاقہ سے بیرسٹروں کو یہاں آنے کی اجازت دی جائے۔

(۶) مسلمانوں کو اخبار جاری کرنے کی اجازت دی جائے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی شکایات پیش کرنے کے قابل ہو سکیں۔

(۷) اس ملک کے باشندوں کو آزادیٔ تقریر کی اجازت عطا کی جائے۔ جو ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔

(۸) ہماری آبادی کی نسبت سے حقوق حاصل کرنے کا جو مطالبہ ہماری طرف سے ہو رہا ہے۔ کشمیر گورنمنٹ اسے جلد از جلد منظور کرے۔ اور ریاست کی ملازمتوں میں ہمیں کم از کم ۷۷ فیصدی حصہ دیا جائے۔

کشمیر ڈے یہاں بخیر و خوبی گزر گیا۔ اور مکمل ہڑتال کی گئی۔ (نامہ نگار)

موضع نگوالے ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ اگست نگوالے میں مواضعات پوہلاں مہاراں جندر کے اور ننگل شاہو کے مسلمانوں کا متفقہ جلسہ بصدارت چودھری بھاگ خان صاحب نمبردار منعقد ہوا۔ خاکسار اور حاجی اللہ بخش صاحب نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں مجوزہ ریزولیوشنز پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ (خاکسار رفیق احمد سکرٹری جلسہ)

فیروزپور شہر میں جلسہ

۱۴ اگست کو ۴ بجے شام سے ہی مسلمان دہلی دروازہ کے چوک میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور پانچ بجے تک خان صاحب رب نواز خان صاحب بیرسٹر کی وسیع حویلی کھچا کھچ بھر گئی۔ خان صاحب موصوف جو انجمن اسلامیہ حنفیہ کے صدر اور میونسپل کمشنر بھی ہیں۔ متفقہ طور پر اس جلسہ کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد حکومت کشمیر کی ظالمانہ پالیسی کی مذمت اور مسلمانان کشمیر کے مطالبات کی تائید کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

شوپیاں کشمیر میں عظیم الشان جلسہ

۱۴ اگست حسب ہدایت جناب پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی شوپیاں میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ قصبہ ہذا اور ملحقہ دیہات کے مسلمان جوق در جوق بلا لحاظ فرقہ بندی جامع مسجد میں حاضر ہوئے جن کی تعداد تخمیناً دس ہزار کے قریب تھی۔ مولانا غلام حسن صاحب میر واعظ شوپیاں نے بعد تلاوت قرآن ایک پُردرد اور لمبی دعا کی۔ ان کے بعد مولوی عبداللہ شاہ صاحب نے اسلامی مرثیہ ؎

بے کسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

کو پُردرد لہجہ میں پڑھا جس کا سامعین پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ منشی غلام رسول صاحب نے ایک قومی نظم سنائی۔ اور مولانا مولوی عبداللہ شاہ صاحب ثانی نے بعد تلاوت آیات قرآنی ایک مختصر مگر مدلل تشریح فرمائی۔ اور اسی دوران میں تحریک موجودہ پر روشنی ڈالتے ہوئے اصل غرض تحریک کو بیان فرمایا۔ نیز ان غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ جو کہ اہل ہنود یا حکومت کشمیر کو پیدا ہوئی ہیں۔ پھر حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

(۱) اس اجتماع عظیم میں تجویز ہو کر پاس ہوا۔ کہ مسلمانوں کے دشمنوں نے جو یہ غلط افواہ پھیلا رکھی ہے۔ کہ مسلمانان کشمیر باغی ہو کر مسلم راج قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی پُرزور تردید کی جائے۔ اور یہ بھی پاس ہوا۔ کہ اس امر کا اعلان کیا جائے۔ کہ موجودہ جدوجہد کی غرض و غایت مسلمانوں کے تمدنی معاشرتی اور مذہبی حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کرنا ہے۔

(۲) ہندوؤں کی طرف سے موجودہ تحریک کو ہندو مسلم سوال بتایا جا رہا ہے۔ یہ اجتماع اس بات کی تردید کرتا اور اعلان کرتا ہے۔ کہ یہ غلط فہمی اور غلط بیانی محض مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کی جا رہی ہے۔ (۳) اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عمال حکومت کشمیر مسلمانوں کے متعلق افواہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ دراصل کشمیر میں مسٹر ویکفیلڈ صاحب کے ذریعہ مسلمانوں کو اکسایا جا رہا ہے۔ تاکہ انگریزی حکومت کشمیر پر قبضہ کرے۔ چونکہ تحریک موجودہ کی وجہ کشمیری مسلمانوں کے آئے دن کے مصائب اور مظالم اور حقوق تلفیاں ہیں۔ اس لئے یہ اجتماع اس بات کی تردید کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کا وفاداری کے خلاف یہ منشاء ہو کہ مسٹر ویکفیلڈ صاحب کے ذریعہ حکومت انگریزی کے طلبگار ہوں۔

(۴) چونکہ جموں میں واقعی قرآن کریم کی توہین ہوئی ہے۔ اور خطبہ عید کو روکا گیا ہے۔ اس لئے یہ اجتماع مجرموں کی اس خلاف انسانیت حرکت پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور حکومت کشمیر سے استدعا کرتا ہے۔ کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اسی طرح چونکہ سرینگر میں بھی قرآن مجید کو ناپاک جگہ پھینکا گیا۔ اور زیارتوں میں ۱۳ جولائی کے روز جلایا گیا۔ اس لئے فوری تحقیقات کے بعد ان مجرمین کو بھی سخت سزائیں دی جائیں۔

(۵) چونکہ کشمیر میں مسلمانوں کو مذہبی آزادی نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم تبدیل مذہب کرے۔ تو اس کی جائداد کو ضبط کیا جاتا اور بال بچوں سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ اجتماع تجویز کرتا ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر دنیا کی مہذب حکومتوں کی تقلید میں اس مضرت رسان روکاوٹ کو جلد از جلد دور فرما دیں۔

(۶) چونکہ کشمیر میں پبلک لیکچروں۔ انجمنوں۔ سوسائٹیوں کے اجراء کی اجازت نہیں۔ اور اخبار کے اجراء پر پابندیاں ہیں۔ مسلم اخبارات کا داخلہ کشمیر میں بند کیا گیا ہے۔ یہ اجتماع پاس کرتا ہے۔ کہ حکومت کشمیر ان ناجائز پابندیوں کو جلد از جلد دور کرے۔

(۷) کشمیر میں بلحاظ تناسب مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فیصدی ہے۔ اور جموں اور کشمیر کو ملا کر ۷۷ فیصدی ہے۔ مگر بدقسمتی سے مسلمانوں کو ملازمتوں میں صرف تین فیصدی ادنیٰ ملازمتوں کا حصہ مل رہا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر جلد از جلد مسلمانوں کو ملازمتوں میں ۷۷ فیصدی حقوق عنایت فرمائیں۔

(۸) قصبہ ہذا کے پوسٹ ماسٹر نے جو کہ ایک کشمیری پنڈت ہے۔ کل ایک معزز مسلمان کی رجسٹری لینے سے انکار کر دیا۔ اور رجسٹری لفافہ کو نہایت حقارت سے باہر پھینک دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص مسلمانوں کے خطوط ضائع کر رہا ہے۔ اس لئے یہ اجتماع اس کی اس حرکت پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور محکمہ متعلقہ کو اس

طرف متوجہ کرتا ہے۔

(۹) چونکہ معتبر ذرائع سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ شوپیاں کے ڈاکٹر نے چند مسلمانوں کے علاج میں نہایت کوتاہی سے کام لیا ہے۔ بلکہ مریضوں سے خلاف انسانیت سلوک کیا۔ اِس لئے یہ اجتماع فی الحال ڈاکٹر سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ فرائض شناسی سے کام لیں۔ اور خواہ مخواہ فرقہ وارانہ منافرت کی خلیج وسیع نہ کریں۔

(۱۰) شوپیاں کے قصبہ میں ایک شخص جو علی الاعلان غدّارِ قوم ثابت ہؤا ہے۔ اور جس نے نہ صرف دشمنوں سے علانیہ تعلق رکھا ہے۔ بلکہ آج کے دن مسلمانوں میں سے صرف اس کی دوکان کھلی رہی۔ اِس لئے یہ اجتماع اس کی اس غدّارانہ حرکت پر اظہار نفرت کرتا ہے۔

(۱۱) تجویز ہو کر پاس ہؤا۔ کہ ان قرار دادوں کی نقول گورنر صاحب کشمیر اور سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی خدمت میں بھیجی جائیں۔ اور ایک نقل بذریعہ محترم جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب حضور مہاراجہ صاحب کی خدمت میں رسالی کی جائے۔ (سکرٹری اجتماع جامع مسجد شوپیاں)

بانڈی پور کشمیر میں ہڑتال

۱۴ اگست مسلمانان بانڈی پور کشمیر نے مکمل پُرامن ہڑتال کی۔ جلوس و تقاریر کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے مطابق پروگرام سوائے ہڑتال کوئی کارروائی نہ کی جاسکی۔ نماز جمعہ میں مضافات کے لوگ بکثرت شامل ہوئے تھے۔ عوام میں بیداری پیدا ہوچکی ہے۔ ذیلدار نمبردار وغیرہ اس تحریک کے مخالف ہیں۔ (نامہ نگار)

کراچی میں شاندار جلسہ

۱۴ اگست کو خالقدینہ ہال کراچی میں مسلمانوں کا ایک زبردست جلسہ زیر صدارت حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب منعقد ہوا۔ مجوزہ قرار دادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔ (نامہ نگار)

علی پور ضلع مظفر گڑھ میں جلسہ

۱۴ اگست حسب الارشاد آل انڈیا کشمیر کمیٹی یہاں جامع مسجد کلاں میں تحصیل و قصبہ علی پور کے ہر اعتقاد کے مسلم نمائندگان کا جلسہ بصدارت حاجی سردار جان محمد خان صاحب رئیس اعظم منعقد ہوا۔ ملک عزیز محمد صاحب وکیل میونسپل کمشنر علی پور نے ریاست کشمیر کے مسلمانوں کی حالت زار پر ایک جامع تقریر کی جس سے حاضرین جلسہ پر رقت طاری ہوگئی۔ خاتمہ جلسہ پر مجوزہ قرار دادیں باتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (نامہ نگار)

باقر گنج میں جلسہ

۱۴ اگست کو زیر صدارت مولوی ہاشم علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر جامع مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ اور ریزولیوشنز منظور کئے گئے۔ (نامہ نگار)

میرٹھ میں جلسہ

مسلمانان میرٹھ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولانا محمد حسین صاحب مدرس مدرسہ مطلع العلوم بتاریخ ۱۴ اگست ۱۹۳۱ء منعقد ہوا۔ حضار کی تعداد کثیر تھی۔ بعد تلاوت قرآن مجید۔ جناب صدر اور مولانا احمد صاحب نے اپنی بسیط و پُرزور تقریروں میں مسلمانان کشمیر کی مظلومیت کا حال واضح کیا۔ جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ مجوزہ تحریکیں پیش ہو کر باتفاق رائے پاس کی گئیں۔ خاکسار مسعود احمد

الٰہ آباد میں جلسہ

مسلمانان کشمیر کے مطالبات کی تائید اور مظلومین سے ہمدردی کے لئے مسلمانان الٰہ آباد کا ایک جلسہ ۱۴ اگست کو زیر صدارت مسٹر ابو الحسن جعفری ایڈووکیٹ محمد علی پارک میں منعقد ہوا۔ اور ضروری تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں۔

خاکسار محمد یونس سکرٹری لوکل کشمیر کمیٹی

ٹھٹھہ رانجھا ضلع شاہ پور میں جلسہ

۱۴ اگست ۱۹۳۱ء حسب ہدایت آل انڈیا کشمیر کمیٹی زیر صدارت مولوی رفیع الدین صاحب مولوی و منشی فاضل جلسہ ہوا۔ اولاً شورش کشمیر کے اسباب پر پروفیسر محمد اسماعیل صاحب جالپوری و مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل و مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ اور اس کے بعد ریزولیوشن بالاتفاق جمیع حاضرین پاس ہوئے۔ خاکسار شیخ شمس الدین

حیدر آباد سندھ میں جلسہ

۱۴ اگست مسلمانان حیدر آباد سندھ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت جناب پیر غلام مجدد صاحب کشمیر ڈے منانے کے لئے منعقد ہوا۔ اور مجوزہ قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ خاکسار امیر عالم بی اے

کڑیال ضلع امرتسر میں جلسہ

۱۴ اگست جامع مسجد کڑیال میں جلسہ زیر صدارت چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب نمبردار ریاست کشمیر کے موجودہ حالات کے متعلق منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ موضع کڑیال کے موضع شاہ پور جستر وال مانانوالا اور دیگر دیہات گرد و نواح کے ہر فرقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ خاکسار نے ریاست کشمیر کے حالات سنائے۔ اور چوہدری حسن محمد نمبردار شاہ پور و چوہدری موتی خان نمبردار مانانوالا اور حاضرین کی تائید سے مجوزہ ریزولیوشن پاس ہوئے۔

خاکسار غلام محمد (چوہدری)

کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان میں جلسہ

مسلمانان شہر کوٹ قیصرانی و بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان کا متفقہ جلسہ زیر صدارت سردار شیر بہادر خان صاحب تمنّدار رسالدار ہوا اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوگئے۔

خاکسار محمد خان مولوی فاضل

نواں پنڈ بیلداراں ضلع لاہور میں جلسہ

۱۴ اگست موضع نواں پنڈ بیلداراں میں زیر صدارت مولوی محمد علی صاحب جلسہ منعقد ہوا خاکسار نے تقریر کی اور مجوزہ ریزلیوشن پاس ہوئے۔ خاکسار محمد تقی

سکھر میں جلسہ

۱۴ اگست۔ جماعت احمدیہ سکھر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت میاں عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قرار دادیں منظور کی گئیں۔

خاکسار۔ عبدالکریم

سری گوبند پور ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ اگست مسلمانان سری گوبند پور کا ایک خاص جلسہ زیر صدارت جناب شیخ جھنڈا صاحب منعقد ہوا۔ میں نے اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے کشمیر کے متعلق تقریریں کیں۔ اور مجوزہ ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔

خاکسار محمد عبدالحق

منٹگمری میں جلسہ اور جلوس

حکومت کشمیر کی سفاکانہ کارروائیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے زیر اہتمام انجمن اسلامیہ منٹگمری ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہر فرقہ و ملت کے لوگ شامل تھے۔ چھ بجے شام عید گاہ سے جلوس روانہ ہوا۔ اس کے ہمراہ کئی ایک جھنڈے تھے۔ جلوس میں شہر کے تمام مسلمان وکلا۔ میونسپل کمیٹی کے ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبران شہر کے تمام دوکاندار اور علاقہ کے بڑے بڑے زمیندار شامل تھے۔ خوش الحان اور خوش گلو نعت گو جلوس کی شان کو دوبالا کرتے تھے۔

جلوس شہر کے تمام بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا۔ شام کے آٹھ بجے جلسہ گاہ پر ختم ہوا۔ جہاں بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت سردار نور محمد صاحب ٹوانہ وائس پریذیڈنٹ و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ منعقد ہوا۔ مختلف معززین کی تقریروں کے بعد مجوزہ ریزلیوشنز پاس کئے گئے منٹگمری کی تاریخ میں ایسا کامیاب جلسہ اور جلوس آج تک نہیں ہوا۔ حاضرین کی تعداد ہزاروں تک تھی۔ جلسہ کے خاتمے پر کئی ایک غیور مسلمانوں نے اپنی خدمات رضاکارانہ پیش کیں۔ (نامہ نگار)

دھیر کے کلاں ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ اگست بعد نماز جمعہ زیر صدارت حافظ غلام محمد صاحب

جلسہ منعقد ہوا۔ چوہدری رحمت خاں صاحب بی اے بی ٹی نے کشمیر کے حالات وضاحت کے ساتھ بیان کئے خاکسار نے کشمیر کے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے چندہ کی اپیل کی باوجود مالی مشکلات اور ارزانی اجناس کے زمینداروں نے استطاعت کے بموجب چندہ دیا۔ اور بعض نے وعدے کئے۔ بعد ازاں کشمیر ڈے کے پروگرام کے مطابق مجوزہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

خاکسار غلام رسول سیکرٹری کشمیر کمیٹی

سرخ ڈھیری ضلع پشاور میں جلسہ

۱۴ / اگست زیر صدارت میاں حجاج الدین صاحب کاکا خیل جلسہ ہوا۔ حاضری بہت زیادہ تھی۔ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔ خاکسار ریاض الدین ناظم انجمن یوتھ لیگ۔

مسلمانان پنڈی بھٹیاں کا جلسہ

۱۴ / اگست رات کے وقت مسلمانان پنڈی بھٹیاں نے کشمیر ڈے کا جلسہ زیر صدارت چوہدری علی محمد صاحب منعقد کیا مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے قریباً دو گھنٹے کشمیر کے حالات نہایت درد انگیز لہجہ میں بیان فرمائے۔ حاضرین جلسہ پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مجوزہ ریزولیوشن بالاتفاق پاس کئے گئے۔ خاکسار۔ محمد مراد

کھاریاں ضلع گجرات میں جلسہ

۱۴ / اگست بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں بصدارت جناب سید عالم شاہ صاحب کاروائی جلسہ شروع ہوئی۔ احمدی اور غیر احمدی مقررین نے حالات کشمیر کے بیان کرنے کے بعد مظلوموں کی امداد کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ پھر باتفاق آراء آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے مجوزہ ریزلیوشنز پاس کئے گئے

خاکسار لعل خاں سکرٹری کشمیر کمیٹی

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ / اگست قصبہ گھٹیالیاں میں "کشمیر ڈے" منایا گیا۔ جلسہ گاہ گھٹیالیاں خورد و کلاں کے عین وسط میں بنائی گئی تھی۔ انجمن احمدیہ انصار اللہ کے زیر اہتمام جلوس نکلا۔ زیر صدارت سید نذیر حسین صاحب مولانا شاہ محمد صاحب اور بندہ نے مسلمانان کشمیر پر حکام ریاست کی طرف سے جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ واضح طور پر بیان کئے۔ ازاں بعد مجوزہ ریزلیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے۔ خاکسار۔ محمد علی

فیروز پور شہر میں دوسرا جلسہ

۱۵ / اگست زیر صدارت فقیر خلیل صاحب دہلوی ایڈیٹر شعلہ بوقت ½ ۹ بجے رات ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں

(۲) چوہدری محمد اسماعیل صاحب

(۳) حکیم عبد العزیز صاحب احمدی

(۴) اور مسٹر شاہ محمد صاحب شاہجی نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں متفقہ طور پر قرار دادیں منظور ہوئیں۔ (نامہ نگار)

نابھہ میں جلسہ

۱۴ / اگست فریضہ جمعہ ادا کرنے کے مسجد احمدیہ میں بصدارت مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل احمدی۔ جلسہ کشمیر ڈے ۳ بجے منعقد کیا گیا۔ شیخ قدرت اللہ صاحب نے اغراض جلسہ اور حالات موجودہ مسلمانان کشمیر اور ان کی مشکلات کا مفصل اظہار کیا۔ اور باتفاق جملہ حاضرین قراردادیں منظور ہوئیں۔ (نامہ نگار)

دلیل پور میں جلسہ

۱۴ / اگست مسلمانان دلیل پور کا ایک جلسہ زیر صدارت پیر نیاز احمد صاحب شاہی مسجد میں منعقد ہوا۔ اور مجوزہ ریزلیوشن پاس کئے گئے۔ پیر روشن علی صاحب و پیر انور علی شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ لوگوں میں خوب جوش پایا جاتا تھا۔ بعد جلسہ جلوس نکالا گیا۔ اور اس میں پر جوش نظمیں پڑھی گئیں۔ تمام ریزولیوشنز جو پاس کئے گئے ان کی ایک ایک کاپی بذریعہ رجسٹری وائسرائے اور گورنر پنجاب کو بھیجی گئی۔ نیاز مند چوہدری فضل الہی

دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور میں جلسہ

۱۴ / اگست ۱۹۳۱ء کشمیر کے متعلق پورے اہتمام کے ساتھ جلسہ ہوا۔ کئی اصحاب نے کشمیر کے حالات پر تقریریں کیں اور مجوزہ ریزولیوشن متفقہ طور پر منظور کئے گئے۔

خاکسار عبد الغنی

موضع ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۴ / اگست ۱۹۳۱ء زیر صدارت چوہدری ناظر خان صاحب نمبردار مسلمانان کشمیر کی تائید میں زبردست جلسہ ہوا بعض احباب نے وہاں کے حالات دردناک پیرایہ میں بیان کئے۔ اور مجوزہ قراردادیں حاضرین نے بہ اتفاق آراء منظور کیں۔ خاکسار نظام الدین

ڈلہوزی میں جلسہ

مسلمانان ڈلہوزی و ڈلہوزی چھاؤنی کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت خانصاحب شیخ محمد نصیب صاحب بیرسٹر ۱۴ / اگست جامع مسجد ڈلہوزی میں منعقد ہوا۔ جس میں حالات کشمیر کے متعلق مجوزہ ریزولیوشنز متفقہ طور پر منظور ہوئے۔

آر۔ ایم صدیقی

مہرولی صوبہ دہلی میں جلسہ

۱۴ / اگست مسلمانان مہرولی کا عظیم الشان جلسہ زیر سرپرستی ینگ مسلم ایسوسی ایشن (قطب صاحب) مہرولی صوبہ دہلی۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد مہرولی میں منعقد ہوا جس میں متعدد حضرات نے تقریریں کیں اور مجوزہ تجاویز منظور کی گئیں۔ خاکسار۔ ایس۔ این۔ حسن

شملہ میں جلسہ

حسب قرارداد ۱۴ / اگست ۱۹۳۱ء کو بعد نماز جمعہ مسلمانان شملہ کا ایک عظیم الشان جلوس پر خلوص باہتمام کشمیر کمیٹی شملہ نکالا گیا۔ اور شب کو زیر صدارت عالی جناب سید حسین امام صاحب بیرسٹر ایٹ لاء و ممبر کونسل آف سٹیٹ ایک عظیم الشان جلسہ جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے پروگرام کے مطابق تجاویز پیش کی گئیں جو باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

نیاز مند ذکاء اللہ سیکرٹری کشمیر کمیٹی

گوگری ضلع مونگھیر میں جلسہ

۱۴ / اگست بعد نماز جمعہ قصبہ گوگری و اطراف کے مسلمانوں کا ایک اہم جلسہ بصدارت جناب منشی فقیر الحسن صاحب جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ جناب مولوی محمد ابو الحسن صاحب نے ایک مختصر تقریر میں مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ جو شرعاً تعلق ہے۔ بیان فرما کر کشمیر کے مسلمانوں کے حالات جو اخباروں میں شائع ہوئے ہیں ظاہر فرمائے کشمیری مسلمانوں کی مظلومیت کو سن کر شرکائے جلسہ نہایت متاثر ہوئے اس کے بعد مجوزہ قراردادیں منظور کی گئیں

محمد وزیر الدین از قصبہ گوگری ضلع مونگھیر

مشکی پور ضلع مونگھیر میں احتجاجی جلسہ

۱۴ / اگست مسلمانان مشکی پور کا ایک شاندار جلسہ بعد نماز جمعہ زیر صدارت عالی جناب مسٹر سلیع الرحمن صاحب بیرسٹر منعقد ہوا۔ سکرٹری بزم صوفیہ بہار و اڑیسہ اور نائب صدر جمعیتہ العلماء بہار جناب مولانا حاجی قاری شاہ حسین میاں صاحب پھلواروی نے تقریریں کیں۔ اور کشمیر کے حالات سے جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو آگاہ کیا مسلمانوں میں جوش پیدا ہو گیا ہے اور وہ مسلمانان کشمیر کو ہر قسم کی اعانت دینے کے لئے کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اس علاقہ کے مشہور رئیس بابو مولوی کمال الدین احمد صاحب بھی جلسہ میں تشریف رکھتے تھے۔ بالاتفاق مجوزہ قراردادیں منظور ہوئیں

خاکسار سید غلام مصطفٰے

کھنڈوہ میں جلسہ

۱۴ / اگست امداد المسلمین کا جلسہ بشیر منزل میں کشمیر کے متعلق ہوا۔ جس میں مجوزہ قراردادیں پاس کی گئیں

منشی محمد عمر علی پریسیڈنٹ کمیٹی امداد المسلمین کھنڈوہ

نظارتوں کے اعلانات

ضلع منٹگمری کی تبلیغی تنظیم

ضلع منٹگمری کی احمدیہ انجمنوں نے اپنے جنرل اجلاس میں اپنے علاقہ میں تبلیغ کے متعلق جو انتظام تجویز کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے مطابق کام کرنے کی توفیق بخشے ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

انجمن ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کی جنرل میٹنگ زیر صدارت مولوی علی محمد صاحب اجمیری مہتمم تبلیغ منعقد ہوئی۔ اور تمام احباب کی رائے سے متفقہ ذیل امور قرار پائے ؛

(۱) ضلع منٹگمری کے ناظم تبلیغ چودھری محمد سعید صاحب ۶ ماہ کے لئے تجویز ہوئے۔

(۲) انسپکٹر تبلیغ

(۱) تحصیل چیچہ وطنی میں ماسٹر علی محمد صاحب مسلم
(۲) " منٹگمری " بابو غلام حسین صاحب
(۳) " اوکاڑہ " چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار
(۴) " پاکپتن " چودہری غلام احمد صاحب وکیل
(۵) " دیپالپور " دیپالپور کی مقامی جماعت مقرر کر کے اطلاع دیگی ؛

(۳) تبلیغی اخراجات کی چونکہ سخت ضرورت ہے۔ اس لئے حسب ذیل رقوم تحصیلوں کی انجمنوں کے ذمہ لگائی گئیں۔ نیز بقایا صاف کرنے کی تحریک کی گئی ؛

چیچہ وطنی	-/5	ماہوار
منٹگمری	"	"
پاک پٹن	"	"
اوکاڑہ	-/4	"

ان رقوم کو وصول کر کے ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ضلع میں بھیجنے کا ذمہ وار انسپکٹر تبلیغ ہے ؛

ان رقوم کو خرچ کرنے کا فیصلہ ایک کمیٹی کرے گی جو ناظم کی صدارت میں تحصیلوں کے انسپکٹروں پر مشتمل ہو گی

(۴) تبلیغ فنڈ کے لئے بابو نذیر احمد خان صاحب محصل اور بابو غلام حسین صاحب خزانچی مقرر کئے گئے ؛

(۵) چونکہ اس ضلع کا تا حال امیر مقرر نہیں ہوا۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور درخواست کی جائے۔ کہ ہمارے ضلع کا امیر مقرر فرمائیں ؛

(۶) تمام ضلع کے متعلق تبلیغی حلقہ جات کی تقسیم موضع وار بابو غلام حسین صاحب کر کے ناظم کے حوالے کریں گے۔ اور پھر سکرٹریان تبلیغ اور انصار اللہ کو انسپکٹر خود مقرر کر کے اطلاع دینگے ان تمام پاس شدہ تجاویز پر فوری عمل شروع ہو جائیگا ؛

خاکسار ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ انجمن ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری

نظارت تعلیم و تربیت کا ضروری اعلان

جملہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جس کسی انجمن میں سیکرٹریان تعلیم و تربیت مقرر کریں انکی اطلاع مع مفصل پتہ ڈاک خانہ وغیرہ کے نظارت ہذا میں ضرور دیں۔ تا کہ خط و کتابت آسانی سے ہو سکے۔ اور کام کا سلسلہ جاری رہ سکے ؛ ناظر تعلیم و تربیت

جماعت لدھیانہ کا بجٹ آمد پہلے سے دگنا ہو گیا

سید محمد علی شاہ صاحب نے جماعت لدھیانہ کی تیاری بجٹ کے متعلق جو کیفیت نوٹ کی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ جو کام اخلاص اور دلی تڑپ سے کیا جائے۔ اور ساتھ ہی دعاؤں سے کام لیا جائے اللہ تعالیٰ ضرور اس کے شیریں ثمرات مترتب کرتا ہے۔ سید صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں۔ جماعت لدھیانہ کے احباب شہر کے مختلف حصوں میں آباد ہیں۔ اس لئے ان کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے۔ سکرٹری صاحب مال چونکہ بوجوہ احباب سے ارنی روپیہ کے حساب سے چندہ وصول کرتے میں دور نہیں ڈال سکتے تھے۔ اسلئے تمام شہر کے احباب کے چندے کا بجٹ صرف ۱۱۰ء تیار کیا جا سکا۔ اور سکرٹری صاحب کا اصرار تھا کہ اسی قدر بجٹ تیار ہو سکتا ہے۔ اس سے زائد کسی صورت میں نہیں ہو سکتا۔ دفتر بیت المال چار سو کے قریب بجٹ تیار کر کے بھیجتا ہے۔ یہ ایسا مطالبہ ہے جسے ہم پورا نہیں کر سکتے۔ اس پر خاکسار نے اپنی کمزوری کا احساس کرتے ہوئے خیال کیا۔ کہ مولا کریم میرا اس شہری جماعت میں آنے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ تا وقتیکہ تو اپنے خاص فضل سے میری دستگیری نہ کرے۔ بہت دعا کی گئی جس پر میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ڈالی۔ کہ سر دست جھٹ مگر اوں۔ رائے کوٹ جا کر کام کروں۔ بعد میں واپسی پر دو چار یوم قیام کر کے فرداً فرداً احباب سے مل کر ان کی رضا مندی سے بجٹ سال حال کا تیار کروں گا۔ چنانچہ خاکسار لدھیانہ سے آگے چلا گیا۔ اور اس اثناء میں بھی بہت دعائیں کرتا رہا۔ واپسی پر فرداً فرداً احباب سے مل کر بجٹ تیار کرایا گیا۔ جس کی میزان بفضل تعالیٰ ۵۱۵ ہوئی۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ وصولی بھی ہو جائیگی" ؛

ناظر بیت المال قادیان

چندہ میں اضافہ

بابو عبد الغنی صاحب انچارج ریلوے پاور ہوس بھٹنڈہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سید محمد علی شاہ صاحب کی تحریک پر یہاں کے دو احباب میاں نبی بخش صاحب اور بھائی خادم حسین صاحب نے اپنے سابقہ مقررہ چندہ میں اضافہ کیا ہے۔ اور اس تحریک کے ماتحت بابو صاحب کی اہلیہ اور بچوں نے بھی ماہوار چندہ دینے کے وعدے کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دینی خدمات کی بجا آوری کی توفیق عطا فرمائے ؛

ناظر بیت المال قادیان

پنج ڈھیر علاقہ بکیریاں میں تبلیغ

شروع اگست میں بابو فقیر علی صاحب اسٹیشن ماسٹر قادیان رخصت لے کر بارھویں انصار اللہ کے وفد کے ساتھ علاقہ بیٹ میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اسی اثناء میں ان کا تعارف جناب چوہدری عبد الکریم صاحب رئیس پنج ڈھیر سے ہوا۔ اور انکی تحریک پر جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مہتمم تبلیغ علاقہ بیٹ مقام مذکور میں بھیجے گئے۔ بابو صاحب بھی اس سفر میں ان کے ساتھ تھے۔ چودہری صاحب موصوف نے نہایت فراخدلی سے ان کا استقبال کیا۔ اور اس وفد کے پہنچنے پر ارد گرد کے دیہات کے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ مولوی صاحب نے تقریر سے لوگوں کو محظوظ کیا اور پھر رات کے گیارہ بجے مولوی عبد الرحمن صاحب خانپوری اپنا لاؤ لشکر لے کر میدان مباحثہ میں پہنچ گئے جس سے وہ آخر بری طرح شکست کھا کر نکلے۔ جناب چوہدری عبد الکریم صاحب نہایت ہی مہمان نواز اور خلیق اللسان ہیں۔ اور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے وسعت قلبی سے ہمارے مبلغین کو تبلیغ کا حق ادا کرنیکا موقعہ دیا ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترسیل زر کے متعلق اعلان

آج کل جو منی آرڈر دفتر محاسب میں آ رہے ہیں ان پر تفصیل بہت کم ہوتی ہے عموماً کوپن پر یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ تفصیل علیحدہ ارسال ہو رہی ہے۔ لیکن ایسے منی آرڈر کی نسبت انتظار کرتے ایک عرصہ گزر جاتا ہے لیکن تفصیل نہیں ملتی۔ پس میں اس تحریر کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک جماعت جو رقم بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ ارسال کرے وہ براہ مہربانی کوپن پر یا بیمہ میں تفصیل بھی ساتھ ہی لکھ دے۔ علیحدہ تفصیل وقت پر نہیں ملتی ؛

[illegible]

افسرانِ مقامی میرپور ضلع (صوبہ جموں) خاصکر پولیس کا ناقابلِ برداشت رویہ

(۱) ہم اپنی پوزیشن کو صاف کرتے ہوئے سری حضور مہاراجہ بہادر افسران بالا و ہر خاص و عام کے سامنے مؤدبانہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ جس دن سے صدر ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں نے جن کو ہم مسلمانان میرپور اپنی واحد نمائندہ جماعت قرار دے چکے ہیں۔ اپنے جائز مطالبات کا مطالبہ کر رکھا ہے۔ اور چند ایک فسر آمیز المعرادی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اس دن سے لیکر آج تک چند ایک عاقبت نا اندیش اشخاص اور افسران مقامی خاص کر پولیس نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ ہر روشن دماغ انصاف پسند انسان کے لئے ناقابل برداشت اور قابل نفرین ہے۔

قرآن کریم جو ہم چالیس کروڑ مسلمانوں کا حرز جان ہے جس کی صداقت کے سامنے بڑے بڑے قیصروں نے جبین سائی کی۔ اس راحت جان کی بے حرمتی پر مورخہ $\frac{۲}{۸۸}$ ۲۷ کو جب مسلمانان میرپور نے بذریعہ ہڑتال اپنی بے بسی اور رنج و الم کا اظہار کرنا چاہا تو مولانا فضل الدین صاحب بھیٔ وکیل کے جذبات قومی اور افسران مقامی خاصکر تحصیلدار صاحب و وزیر وزارت صاحب کے ناجائز رُعب اور دھمکی آمیز الفاظ نے "تم قید کر لئے جاؤ گے" مسلمانان میرپور کا گلا گھونٹ دیا۔ اور اُس آہ و فریاد کو مسلمانان میرپور کے دلوں کو مجروح کرنے کے لئے کسی کے در انصاف پر پہنچنے سے باز رکھا۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

پھر اسی پر اکتفا نہ کی گئی۔ بلکہ دو تین بے گناہ مسلمانوں کے خلاف غلط رپورٹیں بہم پہنچا کر جو نہ کسی سوسائٹی اور نہ کسی انجمن کے ممبر تھے۔ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کیلئے انہیں نوکری سے معطل کرا دیا۔

(۲) پولیس حفظ امن عامہ کی ٹھیکیدار کا کیا کہنا۔ اس نے تو گویا قسم کھا رکھی ہے۔ کہ جب تک دل کی مرادیں بھر نہ آئیں۔ نہ خود چین سے بیٹھیں گے۔ نہ مسلمانان میرپور کو چین سے بیٹھنے دینگے۔ کبھی کسی مسلمان کو بلا کر کہا جاتا ہے "اگر تم ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن میرپور کے ممبر بنو گے (گویا اپنے پیارے اسلام کی مدد و معاونت کرو گے۔) تو تمہارا نام (نمبر ۱۰) میں کر دیا جائیگا" کبھی کسی مسلمان کو بلا کر کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو تمہارا لڑکا ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن کا سکرٹری ہے۔ اسے کہدو۔ باز آجائے۔ ورنہ جیل کی تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیا جائیگا۔ کبھی جنرل سکرٹری پر ناجائز رُعب ڈالکر تلاشی کی دھمکی دیکر کاغذات ایسوسی ایشن مذکور چھیننے کی سعی کی جاتی ہے۔ کبھی ایسوسی ایشن کے اشتہارات مسلمانوں کے ہاتھوں سے جبراً چھین کر ان کے دلوں کو مجروح کیا جاتا ہے۔ کبھی چسپان شدہ پوسٹر دیواروں سے اتار کر پھاڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ قانون شکن پولیس کس قانون کی رو سے ایسا کرنا اپنے لئے جائز سمجھتی ہے۔ حالانکہ چسپان شدہ پوسٹر خلاف قانون جماعت یا ضبط شدہ پوسٹر نہیں ہوتے۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں چلتا۔ کہ یہ نازیبا پراپیگنڈا کیوں کیا جا رہا ہے۔ اور پُرامن مسلمانوں کے خلاف یہ کارروائیاں کس بنا پر کی جا رہی ہیں۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر کے ان کے جذبات کو مشتعل کر کے کس بات کے لئے آمادہ کیا جا رہا ہے۔ افسرانِ بالا اور اتحادی بورڈ میرپور پولیس کے اس رویہ کی تحقیقات کرے۔ کہ مسلمانان میرپور کے ساتھ یہ نامنصفانہ برتاؤ کیوں کیا جا رہا ہے۔ اور اُن کے قلب ناتواں میں نشتر تعصب چبھو چبھو کر محبت صُلح و آشتی کے بدلے حقارت اور نفرت کیوں پھیلائی جا رہی ہے۔ اور غلط رپورٹیں بہم پہنچا کر حکومت کی نظروں میں مسلمانوں کو کیوں بدنام کیا جا رہا ہے۔

آہ! کشمیر ڈسے بر پولیس نے جو رویہ اختیار کیا۔ وہ فقط مسلمانوں کی مظلوم قوم ہی ہے۔ جس نے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ ورنہ دنیا کی کوئی کمزور تریں قوم بھی اسے ایک لمحہ بھر کے لئے برداشت نہ کر سکتی۔ ہڑتال کو ناکام بنانے کے لئے پولیس نے چار اشخاص کو ساتھ لیکر (جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔ کرنل حیدر علی خان۔ سید فقیر شاہ ذیلدار۔ فضل الٰہی ذیلدار۔ اور خود رو لیڈر بخشی راجہ چند عرف راماں) پُرامن مسلمانان میرپور کو دھمکیاں ناجائز صورت میں دیں بلکہ فضل الٰہی ذیلدار نے مسٹر لعل دین صاحب جھیور و جناب علم الدین صاحب قصاب کو یہ بھی کہا۔ کہ "اگر تم میری ذیل میں آئے تو تمہیں واپس گھر زندہ نہ آنے دوں گا"

ہم حفظ امن عامہ کی ٹھیکیدار پولیس سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ اشتعال انگیز رویہ کس حد تک جائز ہے۔ اور فضل الٰہی ذیلدار کے مذکورہ بالا الفاظ کس حد تک قانونی دائرہ میں ہیں۔

سب سے بڑھکر جو ظلم و ستم روا رکھا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک جامع مسجد میں باوردی پولیس بلا اجازت داخل ہوئی ہم افسران بالا سے پوچھتے ہیں۔ اور پُرزور الفاظ میں پوچھتے ہیں کہ کس حکم کس قانون کے زیر تحت باوردی پولیس مسجدوں میں داخل ہوئی۔ ہماری نمازوں پر یہ ناجائز پابندیاں کیوں لگائی گئیں؟ کیا اس لئے! کہ مسلمانان میرپور تنگ آکر اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر کے انگریزی علاقہ میں چلے جائیں۔ یا محض اس لئے کہ کوئی دل جلا صبر و تحمل کو خیرباد کہکر پولیس کی نامنصفانہ کارروائیوں سے تنگ آکر کچھ کر بیٹھے۔ اور حفظ امن عامہ کو آگے رکھ کر مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی بنائے جائیں۔ فرزندانِ توحید جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں بند کئے جائیں۔ تاکہ ہندو اخبارات پرتاپ ملاپ۔ بندے ماترم۔ کیسری۔ امرت بازار اور کرن دل کھولکر مسلمانوں کو لٹیرے ڈاکو غنڈے اور بلوائی لکھ کر اسلام کو بدنام کریں۔ اگر کوئی ایسا قانون ہے۔ تو ہمیں جلد از جلد مطلع کر دیا جائے۔ ورنہ ہم با ادب التماس کئے دیتے ہیں۔ کہ اگر یہی سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اور پولیس کے ایسے ناجائز حرکات رونما ہونے کی قبل از وقت روک تھام نہ کی گئی۔ جس سے کہ نقض امن عامہ کا سخت اندیشہ ہے۔ تو اس کی ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن و انجمن اسلامیہ میرپور قطعاً ہرگز ذمہ وار نہیں۔ بلکہ اس کی تمام تر ذمہ واری موجودہ افسران مقامی پر عائد ہوگی۔

(جنرل سکرٹری ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن میرپور)

مسلمانان مسوری کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانان جموں کی حمایت اور زمیندار کی پالیسی کے خلاف قرار دادیں

جناب ارشد علی خان صاحب سکرٹری کشمیر کمیٹی مسوری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مقامی کشمیر کمیٹی کے ایک عام جلسہ میں جس میں تمام فرقوں کے مسلمان کثیر تعداد میں شریک تھے۔ حسب ذیل قرار دادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں:۔ (۱) یہ جلسہ جموں کے بے گناہ مسلمانوں پر یوم کشمیر کے موقعہ پر ریاست کی فوج کے حملہ کے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتا۔ اور اس کے متعلق دلی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت ہند سے استدعا کرتا ہے۔ کہ فوراً مداخلت کر کے غیر انسانیت اور وحشیانہ حملوں کا فوراً تدارک کرے۔ ورنہ ایسے نتائج پیدا ہونگے۔ کہ صورت حالات قابو سے باہر ہو جائیگی۔ (۲) یہ جلسہ انقلاب۔ سیاست۔ مسلم آوٹ لک لاہور۔ الامان دہلی۔ حقیقت۔ ہمدم۔ حق۔ ہمت اور سرفراز لکھنؤ۔ اور احمدیہ پریس کی کشمیر کے بارے میں خدمات کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے۔ اور زمیندار لاہور کی غیر مستحکم اور مسلمانوں کے خلاف پالیسی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس نے ذاتی اغراض کیلئے مسلمانوں ملک کے مختلف فرقوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کر کے مسلمانان کشمیر کے خلاف مخالفانہ پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ تاکہ وہ آپس میں لڑنے لگیں۔ اور زمیندار کو ڈوگرہ دربار سے انعام حاصل ہوتا رہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— پنجاب کے ہندو کشمیر کے معاملات کو خواہ مخواہ فرقہ وارانہ رنگ دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کی حقوق طلبی کی مخالفت کے لئے ۱۰ راگست کو انہوں نے یوم کشمیر کا اعلان کیا ہے۔ نیز بہاولپور میں ایک ساہوکار کے قتل کو خاص اہمیت دے کر ریاست بہاولپور کے خلاف شورش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی حرکات کے نتیجہ میں لاہور اور دوسرے مقامات کی فضاء سخت مکدر ہو رہی ہے۔ اور فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ لاہور میں جگہ بہ جگہ پولیس کی چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور ہر ایک کی نگرانی کے لئے دو غیر سرکاری افسر مقرر کئے گئے ہیں۔ مصالحتی بورڈ اور ان کے ماتحت پبلسٹی بورڈ بھی بنائے گئے ہیں۔ جلوس نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اور یہ بھی افواہ ہے کہ جلسوں کی بھی ممانعت کر دی جائے گی ؛

——— ملک معظم نے والیئے رامپور کو سیکنڈ بٹالین نمبرا گورکھا رائفلز کا آنریری لفٹیننٹ مقرر کیا ہے ؛

——— ۱۸ راگست بنارس کی ایک پولیس پوسٹ کی سیڑھیوں پر کسی نے بم رکھ دیا۔ جب سپاہی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اندر جانے لگا۔ تو بم کے ساتھ ٹکرا کر گر پڑا۔ بم پھٹ گیا۔ اور سپاہی بے ہوش ہو گیا ؛

——— ۱۹ راگست کو پشاور سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں لوگ نماز عصر ادا کر رہے تھے۔ کہ ایک اجنبی نے مسجد میں داخل ہو کر پستول سے فائر شروع کر دیئے۔ جس سے دو خدائی خدمتگار جو نمازیوں میں شامل تھے۔ ہلاک ہو گئے۔ اور ایک کو سخت زخم آئے۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ؛

——— نجیب آباد کے ایک کسان نے زمین کے کسی تنازعہ کی وجہ سے پہلے اپنے بھائی کے بیوی بچوں کو ہلاک کر دیا۔ اور بعد میں اپنے بچوں اور بیوی کو تہ تیغ کر دیا۔ پھر خود ہی جا کر اپنے آپ کو حوالہ پولیس کر دیا ؛

——— ملتان کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے چودھری بنسی لال اچھوت نمائندہ پنجاب کونسل نے کہا۔ اچھوت سوراج کی سخت مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ ان سے ہندوؤں کا سلوک ناقابل برداشت ہے۔ ؛

——— گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ سردار کھڑک سنگھ صاحب کو دو سال قید کی سزا ہوئی ہے مگر یہ اطلاع صحیح نہیں۔

آپ کو صرف دو ہفتہ کی سزا دی گئی ہے ؛

——— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سری نگر نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ محاصل کی عدم ادائیگی کی تحریک کرنا جرم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص ایسا کریگا اسے گرفتار کر لیا جائیگا ؛

——— سری نگر سے ایک انگریز لیڈی نے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ ۱۴ راگست کو یہاں مکمل ہڑتال تھی۔ مسلمانوں کی ایک بھی دوکان کھلی نہ تھی۔ ان کے تمام کاروبار بند تھے۔ میں نے خود ہر جگہ جا کر دیکھا۔ ریاست کے پبلسٹی افسر کا ہڑتال کی ناکامی کے متعلق بیان بالکل غلط ہے۔ یہاں مسلمان سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ خدا شاہد ہے کہ اس ظلم و استبداد کے ملک میں مظلومیت انتہا تک پہونچ گئی ہے۔ مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے سفید جھوٹ اور ضرر رساں خبریں مشتہر کی جاتی ہیں ؛

——— جموں کے معزز مسلمان رہنماؤں کے خلاف ۲۰ راگست سے مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے ؛

——— معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اور ہندوستان سے سات آٹھ ہزار تار مہاراجہ کشمیر کو موصول ہوئے۔ مگر ان پر مطلقاً کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر وائسرائے ہند کی طرف سے ایک طویل تار موصول ہوا۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات سنو اور بدامنی کا انسداد کرو۔ اس سے تمام دربار پر سناٹا چھا گیا۔ اور اسی وقت وزیر اعظم کی طرف سے مسلم نمائندوں کو دعوت ملاقات دی گئی۔ اور انہوں نے ۱۵ راگست کو پیش ہو کر اپنے مطالبات پیش کئے ؛

——— سیالکوٹ کی ایک اطلاع ہے کہ پہلے چار معزز مسلمان جموں جائیں گے۔ اگر انہیں سرحد پر روک لیا گیا۔ تو ۲۴ راگست کو دوسرا جتھا بھیجا جائے گا ؛

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں عیسائیوں کے لئے مروجہ قانون طلاق میں ترمیم زیر غور ہے۔ اور اسے انگریزی قانون کے ساتھ یکسانیت کا جامہ پہنایا جائیگا بیوی کو بھی شوہر کے خلاف نالش دائر کرنے کا حق دیا جائیگا

——— وائسرائے ہند سیاسی صورت حالات کے پیش نظر اپنے دورہ کا پروگرام منسوخ کر کے ۲۰ راگست کو کلکتہ سے شملہ کے لئے روانہ ہوئے

——— حضور نظام نے سر کشن پرشاد صدر اعظم حیدر آباد کی میعاد وزارت میں دسمبر ۱۹۳۱ء تک توسیع کر دی ہے ؛

——— کہا جاتا ہے۔ حکومت کشمیر نے مولوی عبدالقدیر صاحب کو جنہیں حال میں پانچ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ سری نگر سے جموں میں منتقل کر دیا ہے ؛

——— سری نگر جیل کے بعض مسلمان قیدیوں کو اس جرم میں تیس تیس بیدوں کی سزا دی گئی ہے۔ کہ انہوں نے ۱۳ جولائی کے ہنگامہ کے وقت جیل کی چاردیواری میں بند ہوتے ہوئے۔ اپنے مظلوم بھائیوں کی ہمدردی میں آواز بلند کی تھی۔ انہیں بھی جموں منتقل کر دیا گیا ہے ؛

——— مسٹر جناح اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اس جگہ کے لئے مسٹر رحمت اللہ چغتائی اور مسٹر حسین بھائی لال جی صدر بمبئی کارپوریشن امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

——— الہ آباد کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے کہا۔ اگر گورنمنٹ معاہدہ کی خلاف ورزیوں کو تسلیم کرے تو کانگرس اب بھی صلح کے لئے تیار ہے۔ ورنہ جنگ کے لئے بھی وہ تیار ہے۔ چند ہفتوں کی تاخیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس لئے لوگوں کو بھی اس جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے ؛

——— حضور نظام نے ایک فرمان کے ذریعہ حیدر آباد میں ایک محکمہ نشر و اشاعت قائم کیا ہے۔ جس کے ڈائرکٹر مسٹر محمد پکتھال سابق ایڈیٹر بمبئی کرانیکل مقرر کئے گئے ہیں ؛

——— اخبار بنگالی کا نامہ نگار شملہ سے لکھتا ہے۔ مجھے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اگر گاندھی جی نے سول نافرمانی شروع کی۔ تو گورنمنٹ اسے دبانے کے لئے فوری کارروائی کرے گی۔ گاندھی جی اور کانگرس ورکنگ کمیٹی کے پچاس سرکردہ ممبر فوراً نظر بند کر لئے جائیں گے ؛

——— لندن کا اخبار ڈیلی میل راوی ہے کہ وزیر ہند نے وائسرائے کو ہدایت کی ہے کہ گاندھی جی سے صلح کر لو۔ تا وہ گول میز کانفرنس میں شامل ہو سکیں۔ مگر ہمیں تو یہ بائیں بازو کے لوگوں کا پروپیگنڈا ہی معلوم ہوتا ہے ؛

——— گاندھی جی نے وائسرائے کو تار دیا ہے کہ میں آپ سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ جس کے جواب میں وائسرائے نے انہیں بذریعہ تار مطلع کیا ہے۔ کہ آپ جب چاہیں شملہ آکر ملاقات کر سکتے ہیں ؛

——— مسٹر پیرو اور مسٹر جیکر نے جہاز سے ۱۲ راگست کو بذریعہ ریڈیو گاندھی جی کو ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس کا جواب بھی آپ نے دیدیا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ اس میں کیا تھا۔ ؛

——— ۱۸ راگست کو ڈھاکہ ڈویژن کے انگریز کمشنر سب ڈویژنل مجسٹریٹ اور صدر میونسپلٹی کے ہمراہ سنٹرل کوآپریٹو بنک کے معائنہ کے لئے جا رہے تھے۔ کہ ایک نوجوان نے ان پر گولی چلائی۔ جو ران پر لگی۔ مگر زخم کاری نہیں۔ حملہ آور کا تعاقب کیا گیا۔ مگر وہ بھاگ کر نکل گیا ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛